Fikr-o-Nasar (Islamabad) 8:11 (1970)

دانتے کی کامیڈی پر اسلامی[1] اثرات

سید حبیب الحق ندوی

دانتے کی کامیڈی میں بے شمار فنی خوبیاں اور ڈرامائی عناصر موجود ہیں۔ پڑھتے وقت قاری چونکتا ہے، متحرک ہوتا ہے اور کبھی کبھی دانتے کے ساتھ بیہوش نہیں تو نیم بیہوش ضرور ہو جاتا ہے۔ ان خوبیوں کا انکار تعصب اور جمالیاتی شعور کی کمی ہے۔ دانتے قابل ستائش اور لائق تحسین ہے۔ یہ مباحث اپنی جگہ اہم ہیں۔ لیکن بالفعل ان مصادر کی طرف اشارہ مقصود ہے جہاں سے دانتے کی تخلیقی قوتوں کو غذا ملی۔ دانتے کی شخصیت فلسفہ ادب اور تصوف کا سنگم ہے۔ وہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا باوا آدم تصور کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ دانتے نے کامیڈی کا بنیادی تصور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج سے اخذ کیا ہے۔ میڈرڈ (اسپین کا شہر) یونیورسٹی کے پروفیسر ایم اے پلاکیوس (MIUGUEL ASIN PALACIOS) نے کامیڈی میں اسلامی اثرات سے متعلق اپنی کتاب (LA ESCATALOGIA MUSLI-MANO EN LA DIVINA COMEDIA) میں علمی تاریخی اور تقابلی مطالعے کے پس منظر میں ثابت کیا ہے کہ نظریہ ارواح، اور حیات بعد الموت کا تصور دانتے نے اسلام سے اخذ کیا ہے۔ غزالی

---

[1] مضمون میں "اسلامی" کا لفظ اپنے وسیع مفہوم میں استعمال کیا گیا ہے۔ مضمون نگار نے قرآن و حدیث کے علاوہ دوسرے مصادر کو بھی جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے، اس ذیل میں محسوب کیا ہے چونکہ مضمون میں تجزیئے کی بنیاد بیشتر پلاکیوس کے اخذ کردہ نتائج پر ہے اور ان نتائج کی تنقیح نہیں کی گئی ہے اس لئے بعض غیر معتبر روایات بھی آگئی ہیں۔ (ادارہ)

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کی درۃ الفاخرہ اور معراج نامے کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر مذکور لکھتا ہے کہ دانتے نے کامیڈی کا بنیادی تصور اسلام کے واقعہ معراج سے اخذ کیا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق ان مصادر کا بھی سراغ لگا لیا گیا ہے جن سے دانتے براہ راست مستفید ہوا۔ اٹلی کا فاضل مستشرق منارٹ ڈی ولات (MONART DE VILLARD) اپنی کتاب "بارہویں اور تیرہویں صدی میں اسلام کا مطالعہ" (THE STUDY OF ISLAM IN 12TH AND 13TH CENTURIES) مطبوعہ ۱۹۰۴ء میں فرانسیسی مخطوطہ (LIBER DE LECHIELE MUHAMMAD OR THE BOOK OF MUHAMMAD STAIRCAS) یعنی معراج نامہ کا ذکر کرتا ہے جس سے دانتے مستفید ہوا، وہ ایک لاطینی کتاب (LIBER SALE MOHAMETI) کا جو پیرس کے کتب خانہ میں آج بھی موجود ہے۔ ان دونوں کتابوں میں پیغمبرؐ اسلام کی معراج کا حال مذکور ہے۔ بلکہ معراج کے متعلق مغربی نظریات کی تفصیلات بھی موجود ہیں۔ مصنف مذکور کے خیال میں یہ دونوں کتابیں معراج کی کسی اہم کتاب کے دو مختلف تراجم ہیں۔ مذکورہ بالا کتابوں یعنی لاطینی اور فرانسیسی کتب کا گہرا اثر مغرب کے ادبی افکار پر پڑا۔ پروفیسر انریکو کرولی (ENRICO CERULLI) منارٹ کی تائید کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ دونوں کتابیں دراصل کتاب المعراج کے مختلف تراجم ہیں۔ کتاب المعراج ۱۲۰۶ یعنی دانتے کی پیدائش سے ۵۰ سال قبل شائع ہو چکی تھی۔ (دانتے کی پیدائش مئی ۱۲۶۵ء میں اور موت ۱۳۲۱ء میں ہوئی) اور یہ تراجم اسپین میں قشتالیہ کے شہنشاہ الفونسو (KING ALPHANSO OF CASTELLE) کے حکم سے کرائے گئے تھے۔ پروفیسر کرولی نے ۱۹۵۰ء میں اس لاطینی نسخہ اور قدیم فرانسیسی نسخہ کو اپنی کتاب (THE BOOK OF THE STAIR-CASE AND THE QUESTION OF ARAB SPANISH SOURCES OF DIVINE COMEDIA) میں شریک اشاعت کیا۔ پروفیسر مذکور کے خیال میں قرونِ وسطیٰ کا مغربی ادب فلسفہ معراج کے ان تصورات سے پوری طرح متاثر ہوا۔ لاطینی فرانسیسی اور اسپین کے ادب میں معراج کا واقعہ خاص طور پر بکثرت مذکور ہے۔ پروفیسر مذکور کے خیال میں دانتے کی رسائی ان تینوں مصادر تک ممکن تھی۔ ان کے علاوہ مغربی ادباء و مفکرین ابن العربی کی فتوحات مکیہ اور "المعری" کے "رسالۃ الغفران" سے بخوبی واقف تھے، اور یہ ان کی تخیلی اپج کے لئے مہمیز کا کام دے سکتے تھے۔

ان حقائق سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ پیغمبرؐ اسلام کا واقعہ معراج محرک اور قوی عامل کی حیثیت سے کامیڈی کے پس پردہ موجود ہے۔ بلکہ احادیث نبویؐ کی چھاپ بھی صاف نظر آتی ہے۔

مغربی ادب میں دانتے کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دی گئی اور کامیڈی کے خیال کو نادر اور اچھوتا قرار دیکر دانتے کی فنی عظمت کو اوج ثریا تک پہنچادیا گیا۔ بعض کے نزدیک یہ مابعدالطبعیاتی شاعری کا شاہکار ہے۔ بعض اس میں تصوف کا عروج محسوس کرتے ہیں۔

واقعہ کچھ ہو لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دانتے پائے کا صوفی نہیں تھا۔ مس "جی۔ لوتھین بل" تو دانتے کے تصوف پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ جاتی ہے کہ اس کا نظریہ کائنات محدود تھا۔ وہ آفاقیت سے محروم تھا۔ وہ اپنے دور کے محدود نظریات کا ترجمان تھا۔ مشرقی صوفی حافظ اور دانتے کا موازنہ کرتے ہوئے لوتھین بل (MISS GERTRUDE LOWTHIAN BELL) لکھتی ہے کہ اس کی ہم عصر تاریخ کا سرمایہ اتنا تنگ ہے کہ وہ حافظ کے افکار و خیالات کی وسعت کو جذب کرنے سے قاصر ہے۔ حافظ کا فلسفہ آفاقی ہے۔ اس کے برخلاف دانتے کے افکار اور فلسفیانہ خیالات عصری حدود فکر سے آگے نہیں بڑھ سکے۔

دانتے کے ہاں تصوف اور مابعدالطبعیاتی نظریات کا عروج (جیسا ٹی۔ ایس۔ الیٹ کو نظر آتا ہے دیکھنا یا دیکھنے کی سعی کرنا خام خیالی اور طفل تسلی ہے۔ راقم الحروف کے خیال میں دانتے کی کامیڈی بائبل کی تخیلی تمثیل ہے۔ کامیڈی عیسائی نامہ ہے۔ عیسائیت کو کیسا ہونا چاہیئے۔ بائبل کا اصل منشاء کیا ہے۔ چرچ کی اصلاح کس طرح ممکن ہے وغیرہ وغیرہ' کامیڈی کی تصوراتی عمارت کے بنیادی ستون ہیں، جنہیں واقعہ معراج کے سہارے پر کھڑا کیا گیا ہے۔ یہی تصور کامیڈی کا عمودی یا مرکزی مضمون کہا جاسکتا ہے۔

پروفیسر پلاکیوس کی تحقیقات کا تجزیہ

دانتے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا باوا آدم ہے اور اس کی کامیڈی عیسائی مذہب کی داستانِ رزم (EPIC OF CHRISTIANITY) تصور کی جاتی ہے۔ دانتے جہاں فن و ادب کا ہیرو سمجھا جاتا ہے وہاں مذہب و تصوف کا امام بھی۔ یورپ کے مذہبی اور ادبی حلقوں میں اس کی مقبولیت صدیوں سے چلی آرہی تھی۔ بیسویں صدی میں اچانک عقیدت کے اس بت پر بھرپور حملہ ہوا

پروفیسر میگوئل ایسن (MIGUEL ASIN) نے سنسنی خیز انکشافات سے لوگوں کو چونکا دیا۔ ادبی اور مذہبی حلقے لرز اٹھے۔ اور ان تحقیقات پر سارے یورپ اور امریکہ کے ادبی اور مذہبی حلقوں میں حشر برپا ہوگیا۔ لے دے ہوئی۔ موافقت اور مخالفت میں مضامین لکھے گئے۔ لیکچرز ہوئے۔ آخر میں چند کے سوا تمام مخالفین کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

میڈرڈ یونیورسٹی میں عربی ادبیات کے استاد پروفیسر پلاکیوس نے ۱۹۱۹ء میں اپنی کتاب (ESCATOLOZIA MUSULMANA EN LA DIVINA COMEDIA) میڈرڈ سے شائع کرائی۔ تحقیق کا موضوع دانتے کے اصل مصادر کی سراغرسانی تھا۔ پچیس سال کی تحقیق وجستجو کے بعد پلاکیوس اس نتیجہ پر پہونچا کہ دانتے کی کامیڈی نہ صرف بنیادی خیالات میں واقعۂ معراج، اور معراج سے متعلق دیگر ادبی و دینی مواد، مثلاً ابن العربی کی فتوحات اور معری کی رسالۃ الغفران کے مضامین سے ماخوذ ہے بلکہ ساخت اور نمونے (STRUCTURE & DESIGN) میں بھی ہو بہو ان کی نقل ہے۔ معمولی تبدیلیوں مثلاً ناموں کے فرق کے ساتھ وہی خیالات اور نمونے پیش کئے گئے ہیں۔

تحقیق کا دوسرا پہلو اس سے زیادہ سنسنی خیز تھا۔ پلاکیوس نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ خود عیسائی مذہب نے بیشمار اسلامی تصورات اپنائے ہیں۔ ان میں حیات بعد الموت اور جزا و سزا کا واضح عقیدہ خالص اسلامی ہے۔ یہی عقیدہ بعد میں چرچ کا اور چرچ کے پادریوں کا ممتاز عقیدہ بن گیا۔ مزید برآں پادریوں کے روحانی سفر کے مختلف واقعات اور داستانیں واقعہ معراج کی نقالی ہیں

یہاں پر یہ امر واضح کردینا مناسب ہوگا کہ پروفیسر پلاکیوس کی یہ تحقیقات اسلام دوستی پر مبنی نہیں۔ وہ خالص کیتھولک پادری تھا اور اسی عام مسیحی نظریہ کا حامی جس پر ہر عیسائی روز اول سے ایمان رکھتا ہے۔ یعنی اسلام نعوذ باللہ عیسائی اور یہودی مذاہب کی بگڑی ہوئی شکل ہے (ملاحظہ ہو پلاکیوس کی کتاب کا انگریزی ترجمہ۔ آخری صفحہ ۲۷۷ کا آخری پیراگراف) درحقیقت اپنے شفیق استاد اور اسپین کے معروف عربی داں اسکالر جولین ربیرا (JULIAN RIBERA) کی تحریک اور اصرار پر پلاکیوس نے عربی ادبیات اور تاریخی تحقیقات نیز عہد وسطیٰ کے اسلامی فلسفہ اور مذہبی افکار کے ارتقاء کا مطالعہ شروع کیا اور زندگی کے پورے پچیس سال اس میں صرف کئے۔

اسلامی اسپین کے ذریعہ یورپ میں اسلامی عقائد و افکار کی اشاعت پر متعدد کتابیں لکھیں۔ اسلامی عقائد جن زاویوں سے مغربی اور عیسائی افکار میں داخل ہوئے ان کی نشاندہی کی۔ پلاکیوس نے ثابت کیا کہ تھامس اگینس (ST. THOMAS AGUINAS) ابن رشد کے مذہبی افکار سے متاثر ہوا اور ریمنڈ لل (RAYMOND LULL) ابن العربی کے خیالات سے اور ٹرمیڈا کا آنسلو (FR. ANSELMO DE TURMEDA) رسائل اخوان الصفا سے متاثر ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

پلاکیوس کی اہم تحقیق جس سے یورپ کا ادبی و مذہبی حلقہ تڑپ اٹھا دانتے سے متعلق تھی۔ ناقدین ادب اور اٹلی کے پرستارانِ دانتے تلملا گئے۔ انگریزی قارئین کے فائدے کے لئے ہیرولڈ سندر لینڈ (HAROLD SUNDERLAND) نے اصل ہسپانوی کتاب کا انگریزی ترجمہ و تلخیص ۱۹۲۶ء میں لندن سے "اسلام اور ڈوائن کامیڈی" (ISLAM & DIVINE COMEDY) کے زیر عنوان شائع کرایا۔ اصل ہسپانوی کا دوسرا اڈیشن مطبوعہ میڈرڈ ۱۹۴۳ء اور انگریزی ترجمہ کا پہلا اڈیشن مطبوعہ لندن ۱۹۲۶ء راقم الحروف کے پیش نظر ہے۔ مترجم نے اصل ہسپانوی کتاب سے بعض اسناد وغیرہ حذف کردی ہیں لیکن اصل متن میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اردو دان صاحبان ذوق وطلب کے لئے پلاکیوس کی تحقیق کا اصل ڈھانچہ انتہائی اختصار کے ساتھ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ قوسین میں انگریزی ترجمہ کے صفحات بھی درج کردیئے گئے ہیں۔ تاکہ قاری کو جستجو میں مزید سہولت ہو۔

پلاکیوس نے اپنی کتاب "ڈوائن کامیڈی میں اسلامی نظریہ حیات بعد ممات کا تصور" ... (ESCATOLOGIA MUSALMANA EN LA DIVINE COMEDIA) کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر جز میں تحقیق کے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ مثلاً پہلے جزو میں اسراء اور معراج کی بحث کے ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی اٹھایا ہے کہ ادب میں ان روایات کی اشاعت کس طرح ہوئی۔

دوسرے جزو میں دانتے کے نظریہ حیات بعد الموت اور اسلام کے نظریہ کا موازنہ ہے۔ نیز دوزخ۔ اعراف اور فردوس سے متعلق اسلامی عقائد کی تشریحات ہیں۔ تیسرے جزو میں تحقیق کا سارا نچوڑ اس دریافت پر ہے کہ کونسی عیسائی مذہبی ... میں اسلامی روایات کیسے داخل ہوئیں، نیز یہ کہ

پوپ اور پادریوں کے روحانی سفر کی داستانیں سرتاسر اسلامی معراج سے ماخوذ ہیں۔ چوتھے جزو میں ان ذرائع و وسائل سے بحث کی گئی ہے جن کی وساطت سے اسلامی افکار مسیحی یورپ میں معروف ہوئے

جزو اول کی تحقیقات

دانتے کی کامیڈی نہ صرف واقعہ نگاری میں معراج و اسرا کی احادیث کا چربہ ہے بلکہ پورا خاکہ وہیں سے اڑایا ہوا ہے۔ جہنم کی تصویر کشی کو دیکھئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے معراج کی احادیث پڑھ رہے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ جہنم کے محافظ کا ذکر اسی طرح کا ہے، اور عذاب جہنم کے مناظر وہی ہیں (۱۴،۱۷) آسمان پر چڑھنے کا تصور معراج سے پہلے معدوم تھا واقعہ اسرا سے اس کی ابتداء ہوئی۔ دانتے کے ہاں آسمان پر چڑھنے کی ساری حکایات انہیں آیات و احادیث سے ماخوذ ہیں (۱۷-۲۴) آسمان کے مناظر، جنت کی تشریح، نور کی رفتار اور خیرہ کن تابانی سب معراج کی جھلکیاں ہیں۔ (۲۴-۲۶) پیغمبر اسلام محمدؐ کا رہنما ایک فرشتہ تھا، وہی فرشتہ دانتے کے ہاں بیٹرس (BEATRICE) کے روپ میں جلوہ گر ہے (۲۸) محمد صلعم نے آسمان کی بلندی سے جب زمین کی طرف دیکھا تو زمین ہیچ نظر آئی۔ دانتے کے ہاں اس روایت کا چربہ موجود ہے (۳۰) معراج کی تمام روایتوں میں خدا نور ہے جس کے گرد فرشتوں کے نو دائرے ہیں۔ ہر دائرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ یہ دائرے متحرک اور حمد خوان ہیں۔ یہ ساری تفصیل دانتے کے ہاں من و عن موجود ہے (۳۰) دنیاوی لالچ کا ذکر علامات کے ذریعہ احادیث میں بھی آتا ہے۔ باغ ابراہیمؑ اعراف میں روح کی طہارت، جو دانتے کے ہاں نظر آتی ہے وہ سب معراج کا چربہ ہے۔ قرآن و حدیث کے علاوہ صوفیاء اور شعراء نے واقعہ معراج پر جو کچھ لکھا ہے وہ دانتے کے ہاں بالتفصیل موجود ہے (۴۰) معراج میں محمدؐ کا سامنا عفریت[ل] سے ہوتا ہے وہی عفریت شیطان بنکر دانتے کا پیچھا کرتا ہے (۴۰) معراج میں ہم آسمانی سیڑھی کا ذکر دیکھتے ہیں۔ دانتے کے ہاں بھی سیڑھیاں موجود ہیں (۴۱) تصوف کے عناصر کو لیجیے۔ ابن العربی کی کتاب المعراج کو پڑھئے اور پھر دانتے کی کامیڈی کو پڑھئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ابن العربی کی کتاب المعراج زیر مطالعہ ہے (۴۵) ابن العربی کے ہاں فلسفی اور عالم کی پرواز یا روحانی ارتقاء کا تصور موجود ہے۔ یہ تصور آپ کو دانتے کے ہاں بھی ملے گا۔ مواد سے گزر کر اسلوب میں بھی اثرات نمایاں ہیں (۴۵-۵۲) اسلامی ادبیات میں واقعہ معراج کے نمونہ پر

ل اسلامی روایات میں ایسی کوئی معتبر روایت موجود نہیں (ادارہ)

نظم ونثر دونوں میں تخلیقات صدیوں سے موجود تھیں ۔معری کی رسالۃ الغفران کو ہی بطور مثال لے لیجئے رسالہ کے ادبی اور مذہبی تصورات معروف تھے (۵۴-۵۵) کامیڈی میں اکثر رسالۃ الغفران کے اسلوب کی چھاپ صاف نظر آتی ہے ۔ واقعہ نگاری اور منظر کشی میں بھی مماثلت ہے ۔ مثلاً آسمانی حسن کا دیدار، شیر اور بھیڑیئے کا واقعہ، آدم سے مکالمہ شاعر امرأالقیس کی محبوبہ سے ملاقات[1] ناموں کی تبدیلی کے ساتھ یہ تمام تفصیلات دانتے کے ہاں موجود ہیں ۔ واقعہ معراج پر لکھی گئی تمام دوسری تصنیفات کا کامیڈی سے مقابلہ کیجئے ۔ سارے خطوط کامیڈی میں ابھرتے نظر آئیں گے ۔جہنم اعراف اور آسمان کی منظر کشی میں جو محاکاتی عناصر ہیں وہ بھی دانتے کے ہاں جھلک رہے ہیں ۔(۶۷-۷۵)

دوسرا جزو موت کے بعد آنے والی زندگی اور سزا وجزا کے عقیدہ پر لاتعداد تصنیفات موجود ہیں ۔ ایک طرف ان کو سامنے رکھئے اور دوسری طرف کامیڈی کا مطالعہ کیجئے ۔ سارے اسلامی خطوط نمایاں ہیں ۔کامیڈی کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) لمبو (LIMBO) یعنی جہنم کی سرحد (۲) جہنم ۔ (۳) اعراف (۴) دنیاوی جنت (EARTHLY PARADISE) (۵) آسمانی جنت (CELESTIAL PARADISE)

کامیڈی میں اسلامی لمبو موجود ہے ۔لمبو کا نام، محلِ وقوع، اس کے اندر گنہگاروں کی حالت کی تفصیلات سب اسلامی روایات سے ماخوذ ہیں کیونکہ دانتے نے جو کچھ پیش کیا ہے اس کی کوئی سابقہ روایت یا نظیر عیسائی مذہب میں موجود نہیں تھی، موت یا قبر کے بعد آنے والی زندگی اور سزا وجزا کا تصور خالص اسلامی ہے (۸۲)

کامیڈی میں اسلامی جہنم کا نقشہ بھی ہو بہو موجود ہے (۸۵) قرآن اور حدیث کی روایات میں جہنم کا جو نقشہ ملتا ہے وہ سب دانتے کے ہاں من وعن موجود ہے (۸۶) ابن العربی کے جہنم کا پورا نقشہ دانتے کے ہاں موجود ہے (۸۶) حد تو یہ ہے کہ مناظر کی تفصیلات بھی وہی ہیں ۔ مثلاً شمال کی جانب تیز ترحرکت دونوں کے ہاں موجود ہے (۹۶) آگ کی بارش، تین ابتدائی وادیاں، نماز، وہی اسلامی نقشہ ہے ۔نجومی، کاہن، منافق، چور، فرقہ پرست کی سزاؤں میں حیرتناک یکسانیت موجود ہے (۹۶-۱۰۴) دانتے کے جہنم میں دیوپیکر (GIANTS) کا منظر برف باری یا عذاب، برودت (TORTURE OF COLD)

---

[1] اس نوع کے تمام بیانات محل نظر ہیں (ادارہ)

کا منظر، شیطان (LUCIFER) کی ہیئت کذائی وغیرہ سب اسلامی روایات کا چربہ ہیں (۱۰۵-۱۰۹) کامیڈی میں اسلامی اعراف کا نقشہ بھی بجنسہٖ موجود ہے۔ یہ نقشہ ابن العربی کے اعراف کا چربہ ہے۔ اعراف سے باہر اور اندر سزا پانے والوں کا منظر سب یکساں ہیں (۱۱۱ - ۱۱۸) کامیڈی میں اسلام کی جنت ارضی بھی ہو بہو موجود ہے اور آسمانی جنت بھی۔ دونوں جنتوں کے نقشے دانتے کے ہاں موجود ہیں۔ دونوں کی سیٹنگ (SETTING) بھی یکساں ہے مثلاً بیچ سمندر میں بلند ترین پہاڑی کی چوٹی پر فردوسِ ارضی کے وجود کا تصور، جنت کے باغات کا تصور، اعراف اور آسمان کے درمیان باغات اور ان کی ترتیب وغیرہ سب شاکر ابن مسلم کی روایات سے من وعن ملتی جلتی ہیں (۱۲۱-۱۳۴)۔

یہی حال آسمانی جنت کا ہے۔ جنت کی پر بہار زندگی، عیش وتنعم کے تذکرے قرآن واحادیث میں بکثرت موجود ہیں۔ جنت کی مسرتوں کا تخیلی خاکہ ابن رشد یا ابن عربی کے ہاں بھی موجود ہے۔ دانتے کے ہاں یہ سارے خطوط تڑپ رہے ہیں (۱۳۵ - ۱۴۷) دانتے نے جنت کی تزئین اور اقلیدس کے مطابق جنت کی نقشہ بندی میں ابن العربی کی نقل کی ہے۔ ابن العربی کے ہاں اقلیدس کا مثلث دانتے کے ہاں روحانی گلاب (MYSTIC ROSE) کی ترتیب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جنت کا اخلاقی ڈھانچہ (MORAL STRUCTURE) بھی ابن العربی اور دانتے کے ہاں ایک ہے۔ بلکہ تشبیہات کے استعمال میں بھی یکسانیت ہے۔ ابن العربی کے ہاں جنت کی شان دار زندگی کا تصور دانتے کے ہاں بھی موجود ہے۔ مثلاً حسن ازلی کی دیدار کی سعادت دانتے کے ہاں بھی دیدارِ نور (BEAUTIFIC VISION) کی صورت میں موجود ہے۔ دیدار کی مختلف منازل اور نور کی ظاہری تابانی کا عالم جو ابن العربی کے ہاں ہے وہی دانتے کے ہاں ہے (۱۵ - ۱۶)

تیسرا جزو

تیسرے جزو میں پروفیسر پلاکیوس یہ ثابت کرنے کی سعی کرتا ہے کہ عیسائیت میں حیات بعد ممات اور جزا و سزا کا عقیدہ اسلام سے آیا۔ نیز پوپ اور پادریوں کے روحانی سفر کی داستانیں بھی اسلامی معراج کے واقعات سے ماخوذ ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

(۱) مشرق کے تین پادریوں کا سفر نامہ

یہ تینوں پادری شام ایران اور ابی سینیا کا سفر کرتے ہوئے مختلف مناظر سے گزرتے

ہیں، ذوالقرنین کی دیوار تک پہنچتے ہیں، یاجوج وماجوج کی ہیئت کذائی کا ذکر کرتے ہیں۔ ان واقعات کی طرف قرآن واحادیث میں اشارے موجود ہیں۔(۱۸۰)

(۲) سینٹ پال کا آسمانی سفر — اس سفر کی تمام داستانیں اسلام سے ماخوذ ہیں۔ وہی جہنم کی ساخت ہے، وہی منظر عذاب، فرق صرف یہ ہے کہ محمدؐ فرشتہ جبریل علیہ السلام کے ساتھ تھے اور سینٹ پال فرشتہ میکائیل کے ساتھ ہے۔ لالچی کے عذاب کا منظر جو پال بیان کرتا ہے وہ واقعہ اسرا کا چربہ ہے۔ عذاب کے وہ تمام نمونے جو محمدؐ نے اسرا میں دیکھے پال کے سفرنامہ میں موجود ہیں بالخصوص پل صراط کا واقعہ اور منظر (۱۸۰-۱۸۴)

(۳) پادری (TUNDEL) کا آسمانی سفر — اس سفرنامے میں آگ وسردی کا عذاب، گندھک کا دریا (RIVER OF SULPHUR) پل صراط جس سے صرف پارسا گزر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ خالص اسلامی ہیں جو عیسائیت میں اپنائے گئے ہیں (۱۸۶) عذاب قبر کا منظر۔ شیطان کا ذکر۔ یا پادری پیٹرک (ST. PATRICK) کے ہاں اعراف کا تذکرہ سب اسلامی ہیں (۱۸۶-۱۹۰)۔

(۴) پادری البرک (ALBERIC) کا روحانی سفر — پادری مذکور کو یہ واقعہ دوران علالت میں پیش آیا۔ اس داستان کے تمام خطوط خالص اسلامی ہیں۔ سردی کا عذاب، ملحدین کا دردناک عذاب، جنہیں سانپ کھا رہے ہیں، اور قاتلین کے عذاب کا منظر جو خون کی کھولتی جھیل میں تڑپ رہے ہیں، شاطر اور عیار ماؤں کی سزائیں جو چھاتیوں کے بل لٹکی مبتلائے عذاب ہیں، فاحشہ اور زانی عورتیں جو آگ کے عذاب میں مبتلا ہیں، پادری کے ہاں پل صراط کا ذکر بھی موجود ہے، یہ سب اسلامی روایات کا چربہ ہیں

دراصل لاطینی کتاب جو ۱۸۲۴ء میں شائع ہوئی۔ اس میں یہ واقعات مذکور ہیں۔ دانتے پرست (DANTISTS) حلقے کا خیال تھا کہ یہی کتاب دانتے کا ماخذ ومصدر ہے، جہاں سے اس نے خیالات اور اسکیم لی ہوگی۔ لیکن یہ خام خیالی ہے۔ درحقیقت البرک پادری کے تمام واقعات اسلامی روایات کی نقل ہیں۔ پادری پیٹرک اور پادری البرک کی داستانیں تیرھویں صدی سے یورپ میں عام ہوئیں اور یہ داستانیں مونٹیکا سینو کے گرجا (MONASTRY OF

MONTICASINO) میں لکھی گئیں (۱۹۱)۔

پادری پیٹرک کے ہاں اعراف کی تشریح ملاحظہ ہو مسلم روایات کی نقالی ہے۔ ان میں اور ان سے پہلے پادریوں کی داستانوں میں کوئی فرق نہیں۔ یہ تمام روایات عرصہ سے عیسائیت میں داخل ہو چکی تھیں (۱۹۱) مثلاً دوزخ میں پادری البرک کی سیر بلکہ دوزخ کی چوحدی -TOPO) GRAPHY) تک وہی اسلامی ہیں۔ پادری ٹرسل (TURCILL) کی سیر میں چوروں کے عذاب کا منظر اسلامی ہے۔ اباٹ جوکم (ABBOT JOCHIM) کی سیر کو لیجئے بالخصوص پل صراط کا منظر، شاعر امیلیا (EMILIA) کی سیاحت کا منظر، یا دوزخ میں شعراء کے مبتلاء عذاب ہونے کا منظر (BARD'S SCHEME OF HELL) سب اسلامی تصورات سے ماخوذ ہیں (۱۹۱-۱۹۴)

میزان عدل پر روح کے تولنے کا تصور جو عیسائیت میں آیا وہ اسلام سے براہ راست آیا۔ اگرچہ اسلام سے قبل یہ تصور قدیم مصر اور ایران کے اوستا (AVESTA) میں موجود تھا لیکن اس کے واضح خطوط اسلام سے نمایاں ہوئے۔ حق شفاعت کا مسئلہ (مثلاً مختلف حکمرانوں کی روح کی بخشائش کے لئے پادری آتے ہیں اور اعمال حسنہ ترازو پر رکھکر روح کو جہنم کے عذاب سے بچاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ) بھی اسلام سے ماخوذ ہے (۱۹۵) فردوس کی روایات جو ٹرسل کے ہاں موجود ہیں یا آدم سے ملاقات کا منظر اسلامی ہے۔ عیسائیت میں جنت کا تصور اسلام سے آیا۔ (۱۹۹ — ۲۰۰)۔

سمندری سفر یا جزیروں میں صوفیاء اور نیکوکاروں کی سیاحت اور جنت ارضی کی تلاش، چشمۂ آبِ حیات کی دریافت اور حیاتِ سرمدی کے پیغمبروں (IMMORTAL PROPHETS) سے ملاقات وغیرہ جو عیسائی روایات میں موجود ہیں وہ اسلام سے آئیں۔ پادری برینڈن (ST. BRANDAN) کی تمام داستانیں اسلامی روایات سے بھرپور ہیں۔ (۲۰۴ — ۲۱۴) ۔

اصحاب کہف کے واقعات (LEGENDS OF SLEEPERS) تیرہویں صدی کے بعد سے یورپ میں عام ہوئے۔ مثلاً عیسائی حکمران یا صوفی جنت ارضی کی تلاش میں اپنے اصل مقام سے صدیوں دور رہا۔ واپسی کے بعد وہ ان مقامات اور ان کے باشندوں کے لئے نامانوس ہو گیا ریکارڈ کی مدد یا ضعیف العمر انسانوں کی یادداشت کی مدد سے اپنی اصلیت کا ثبوت پیش

کرنا وغیرہ سب اسلام سے لئے گئے۔ پوپ جیہوں (JIHUN) کی داستان ۱۴ صدی کے بعد عام ہوئی۔ یہ پوپ جنت ارضی کی تلاش میں تین صدی گم رہا۔ واپسی کے بعد اس کا گرجا قائم تھا لیکن وہ سبھو کے لئے انجان تھا۔ آخر ریکارڈ کے ذریعہ بڑی مشکل سے اپنی اصلیت ثابت کر سکا۔ اسی طرح جرمنی کے پادری فیلکس (FELIX) کا واقعہ ہے۔ دراصل عیسائی عوامی گیت (CHRISTIAN FOLK LORE) پر جب اسلامی اثرات پڑنے شروع ہوئے تو یہ روایتیں داخل ہونے لگیں (۲۱۶-۲۲۳)

اس طرح کراماً کاتبین کا تصور خالص اسلامی ہے۔ جو عیسائی روایات میں آیا۔ ان واقعات پر ایک سرسری نظر سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دانتے سے صدیوں قبل عیسائی روایات پر اسلامی روایات کا اثر ہو چکا تھا (۲۲۶-۲۳۳)۔

استصواب

"فکر و نظر" کو ٹائپ میں چھاپنے کی تجویز زیر غور ہے۔ حضرات قارئین سے گزارش ہے کہ اس ضمن میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

اسلام آباد میں کتابت و طباعت کی دشواریوں کے پیش نظر یہ تبدیلی ناگزیر معلوم ہوتی ہے رسالے کی ترسیل میں اکثر تاخیر ہو جایا کرتی ہے۔ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا اپنا خوب صورت ٹائپ کا پریس موجود ہے۔ اس تبدیلی کے بعد وقت کی پابندی مشکل نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ

(ادارہ)